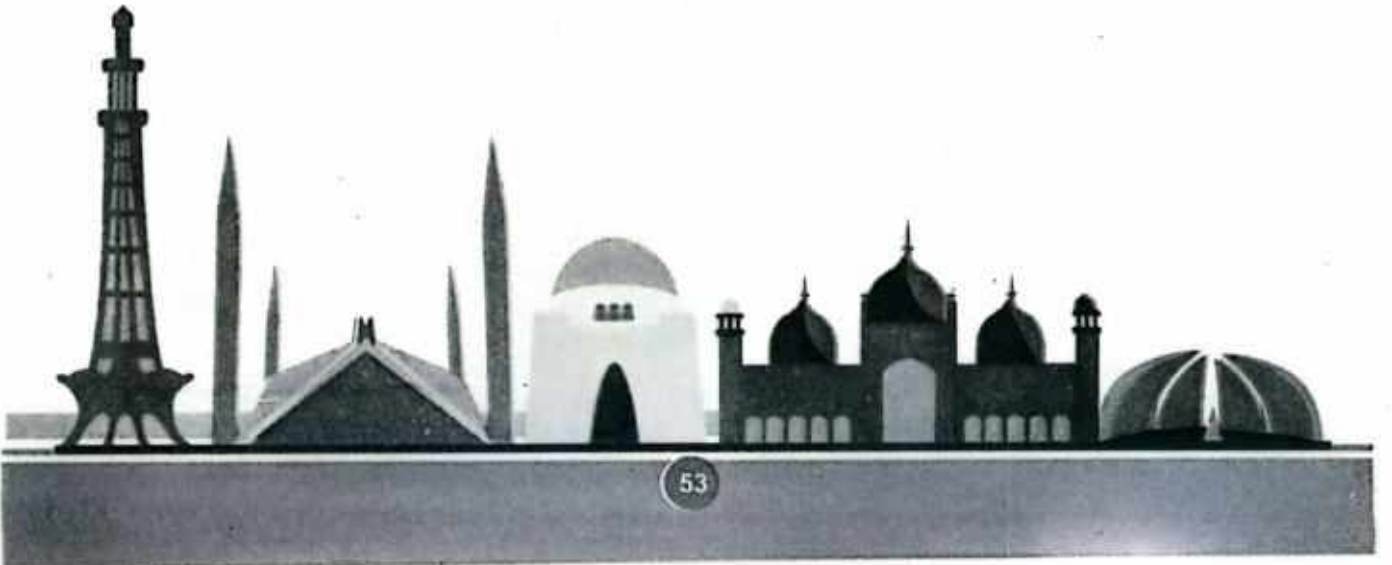


پاکستان کا قدرتی جغرافیہ اور نباتات

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلباء اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- پاکستان کے اہم پہاڑی سلسلوں، سطح مرتفع، دریاؤں اور میدانی علاقوں کی طبعی نقشے پر نشانہ بنی کر سکیں، اور ملک کے طبعی اور انسانی پہلوؤں کے اعتبار سے ان کی جغرافیائی اہمیت کو واضح کریں۔
- مناسب جغرافیائی الفاظ اور اصطلاحات کا استعمال کرتے ہوئے، پاکستان کی قدرتی جغرافیہ کا تجزیہ کریں، جس میں پہاڑوں، سطح مرتفع، دریاؤں اور میدانوں جیسی خصوصیات کی مقامی تقسیم شامل ہو۔
- ممانعت اور فرق کا تجزیہ کرنے کے لیے جغرافیائی نمائندگیوں اور جغرافیائی تکنالوجیوں کا استعمال کرتے ہوئے موسم کے نمونوں، معیشت، قدرتی پودوں، لکڑی کے نظام، طرز زندگی، اور پاکستان کی مختلف ذمینی ساختوں میں رہنے والے لوگوں کی ثقافتوں کی تحقیق کریں۔
- تفریحی، تجارتی اور معاشی ترقی کے مواقع پر غور کرتے ہوئے، مستقبل کی ترقی اور پائیداری کے لیے پاکستان کی قدرتی پورگرافی (تفصیلی جغرافیائی مطالعہ) کی صلاحیت کا جائزہ لینے کے لیے متعلقہ شواہد کے ساتھ دلائل پیش کریں۔



1۔ شمالی اور شمال مغربی پہاڑی سلسلہ:

اس خطے میں مندرجہ ذیل تین پہاڑی سلسلے شامل ہیں۔

i. کوہ ہمالیہ (اونچائی تقریباً ۳۰۰۰ میٹر):

ہمالیہ مشرق سے مغرب تک ۲۵۰۰ کلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے۔ اس میں شوالک، ہمالیہ، صغیر اور ہمالیہ کبیر کا پہاڑی سلسلہ واقع ہے۔ شوالک پہاڑیوں کی اونچائی ۶۰۰-۱۲۰۰ میٹر کے درمیان ہے۔ جبکہ ہمالیہ صغیر کی چوٹیوں کی بلندی ۱۸۰۰-۳۵۰۰ میٹر کے درمیان ہیں۔ ہمالیہ میں مری، گلیات، گھوٹا گلی، نتھیا گلی جیسے خوبصورت سیاحتی مقامات ہیں۔ ہمالیہ کبیر پرخال اور قراقرم کے درمیان ہے۔ ہمالیہ کبیر کے زیادہ تر حصے کشمیر میں واقع ہیں جہاں کی سب سے بلند ترین چوٹی نانگا پربت ہے، جو تقریباً ۸۱۲۶ میٹر کی بلندی پر واقع ہے۔ قدرتی جغرافیہ کی خصوصیت میں برف کی چوٹی والے پہاڑ، وسیع گلیشیر کے ساتھ بڑی تعداد میں قدرتی پودے شامل ہیں، جن میں سدا بہار مخروطی جنگلات، پت جھڑ کے جنگلات اور الپائن گھاس کے میدان شامل ہیں۔ درختوں کی لکیر کے اوپر نباتات، پودوں، گھاس، جھاڑیوں اور جنگلی پھولوں کی شکل میں ہوتے ہیں۔



بہت کم آبادی والا ہمالیہ

ii. کوہ ہندوکش (قدرتی اونچائی تقریباً ۵۰۰۰ میٹر):

کوہ ہندوکش کا سلسلہ وسطی اور مشرقی افغانستان سے شمال مغربی پاکستان اور جنوب مشرقی تاجکستان تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ ہندوکش ہمالیائی خطے (ایچ کے ایچ) کا مغربی حصہ ہے، اور اسے بڑے ہمالیہ پہاڑی نظام کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔ ان پہاڑوں کا زمینی منظر نامہ ہوار ہے۔ جس کی وجہ ڈھلوانوں والی تنگ وادیاں ہیں مثلاً تریچ میر، جس کی بلندی ۶۹۰ میٹر ہے۔ سرد آب و ہوا کی وجہ سے موسم ٹھنڈا ہوتا ہے اور قدرتی نباتات الپائن کے جنگلات کی شکل میں پائی جاتی ہیں۔



کوہ ہندو کش

برف کی لکیر جو ۴۰۰۰ میٹر سے شروع ہوتی ہے، وہاں پودے نہیں اگتے۔ اس بلندی پر پہاڑ سال بھر برف سے ڈھکے رہتے ہیں۔ ہندو کش کے گلشیر سجن میں بتورا اور چیاتر شامل ہیں، خطے کے لیے پانی کا ایک اہم ذریعہ ہیں، اور یہ متعدد اہم اقتصادی سرگرمیوں جیسے کہ زراعت اور پن بجلی کی پیداوار میں بھی معاون ہیں۔ کوہ ہندو کش استراتیجی لحاظ سے کئی اہم گزرگاہوں پر مشتمل ہے، جن میں دڑہ شندور، دڑہ شانگلہ، اور دڑہ لورائی شامل ہیں۔ یہ دڑے اہم آبادی کے مراکز اور وادیوں جیسے گلگت، چترال، سوات اور پشاور کو آپس میں جوڑتے ہیں۔

قراقرم: (اوسط اونچائی 6000 میٹر)

قراقرم کے پہاڑی سلسلے پتھر لیے پہاڑوں کا ایک طویل سلسلہ ہے، جو مشرق سے مغرب تک عموماً برف سے ڈھکا ہوتا ہے۔ یہ سلسلہ وادی ہنزہ سے لیکر دریائے شیوک تک ۴۰۰ کلومیٹر تک پھیلا ہوا ہے اس سلسلے کا مغربی حصہ پاکستان میں ہے۔ قراقرم پہاڑی سلسلے کی خصوصیت تنگ اور گہری وادیاں ہیں۔ جیسے ہنزہ، شیوک، اور بالٹور۔ اونچی گھاٹیاں، جیسے ناٹگا پربت اور انڈس گورجن، اور وسیع گلشیر، جیسے بالٹور، سیاچن، اور یافو گلشیر۔ دنیا کی دوسری بلند ترین پہاڑی چوٹی کے (K2) بھی قراقرم میں واقع ہے۔ کم اونچائی پر بادل عام طور پر بارش کی صورت میں برستے ہیں۔ زیادہ اونچائی پر بادل عموماً برف کی شکل میں برستے ہیں۔ چٹائی بلند یوں پر قدرتی نباتات عام طور پر خشک اور میدانی جیسے ہوتے ہیں، جن میں گھاس، جھاڑیاں، اور درخت جیسے سفید، صنوبر اور بید ہوتے ہیں۔ اونچائی پر زیادہ تر نباتات پہاڑی ہوتے ہیں، جن میں گھاس کے میدان، کائی اور خود پودے شامل ہیں۔



قراقرم کے پہاڑ



دریائے شیوک

قرقرم پہاڑی سلسلے میں مشکل آب و ہوا اور ارضی منظر کی وجہ سے آبادی کی کثافت کم ہے۔ زیادہ تر آبادی شمالی برصغیر پاک و ہند کے جتوں کشمیر کے علاقے، گلگت اور اسکردو یعنی گلگت بلتستان کے تین قصبوں میں مرکوز ہے۔ زیادہ تر لوگ جوان اونچائی والے علاقوں میں رہتے ہیں وہ روزی روٹی کے لیے کاشتکاری کرتے ہیں اور چرواہے ہیں۔ وہ فصلیں اگاتے ہیں اور اپنی ضروریات کے لیے مویشی پالتے ہیں یا دوسری برادریوں کے ساتھ سامان کی تجارت کرتے ہیں۔

شمالی پہاڑی سلسلے کی اہمیت

- i. شمالی پہاڑ، علاقے کے لیے پانی کا ایک بڑا ذریعہ ہیں، جو پینے کا صاف پانی، آبپاشی کا پانی، اور پرن بجلی مہیا کرتے ہیں۔ جیسے کہ دریائے سندھ، جو کہ ان ہی شمالی پہاڑوں سے نکلتا ہے پاکستان کے لاکھوں لوگوں کو پانی فراہم کرتا ہے۔
- ii. یہ شمالی پہاڑی خطے دنیا کی آب و ہوا کو منظم کرنے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، شمالی پہاڑوں کے گلشیر زمین کو ٹھنڈا رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔
- iii. شمالی پہاڑ مختلف قسم کے منفرد اور خطرناک جنگلی حیات کی انواع کا گھر ہیں، جیسے کہ برفانی چیتے اور تبتی ہرن۔
- iv. یہ شمالی پہاڑی چوٹیاں پاکستان کو سائبیریا اور وسطی ایشیا کی سرحدوں سے تحفظ فراہم کرتی ہیں۔
- v. شمالی پہاڑ مقامی لوگوں کے لیے مختلف قسم کے اقتصادی مواقع پیش کرتے ہیں، جیسے کہ سیاحت، زراعت، اور جنگلات۔ مثال کے طور پر، پاکستان کے شمالی پہاڑ کو ہیناؤں اور ٹیکرز کے لیے ایک مقبول سیاحتی مقام ہیں۔
- vi. شمالی پہاڑ کئی اہم صنعتوں، جیسے کہ کیمیائی صنعت، دوا سازی کی صنعت، کاغذ بنانے کا خاں مال اور فرنیچر بنانے کی صنعتوں کا خاں مال فراہم کرتے ہیں۔

چند اہم حقائق

شمالی علاقہ جات میں زلزلے

شمالی پاکستان، بشمول کشمیر، یو ریشین اور انڈین ٹیکٹونک پلیٹوں کے ٹکراؤ کے مقام پر واقع ہے۔ جس کی وجہ سے یہ مسلسل زلزلوں کا شکار ہے۔ ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۵ء کو اس خطے میں 7.6 شدت کا زلزلہ آیا، جس نے بڑے پیمانے پر تباہی مچائی، خاص طور پر بالا کوٹ، کشمیر میں، جو تقریباً مکمل طور پر تباہ ہو گیا تھا۔ زلزلے کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر جانی و مالی نقصان ہوا، بستیوں اور بنیادی ڈھانچے کو شدید نقصان پہنچا، اور میدانی علاقوں میں بڑے پیمانے پر نقل مکانی واقع ہوئی۔ ثانوی اثرات میں پانی کی قلت اور بیمار یوں کا پھیلاؤ شامل تھا۔ پاکستانی حکومت نے ہنگامی امداد، انخلاء کے اقدامات، اور بحالی کے مراکز فراہم کیے۔

2۔ مغربی پہاڑ

مغربی پہاڑ ایک دو سرے کے متوازی چٹنے والے کم اونچائی والے پہاڑوں کا ایک سلسلہ ہے۔ مغربی پہاڑوں کی تفصیل جدول میں دی گئی ہے:

پہاڑی سلسلے کا نام	مقام	سطح سمندر سے اونچائی	سطح سمندر سے اونچائی	اہمیت
کوہ سفید	دریائے کابل کا جنوب	سطح سمندر سے اونچائی 4712 سے 4755 میٹر کے درمیان	- برف سے ڈھکی چوٹیاں - چوٹے کے پتھر کی پہاڑیاں - کوہ سیکارم کی سب سے زیادہ بلندی۔ - دیو دار کی نہاتات - کوہاٹ اور پشاور بطور شہری مراکز	- افغانستان اور کے پی کے کے درمیان درہ کرم ایک قدرتی سرحد بناتا ہے۔
وزیرستان کی پہاڑیاں	دریائے کرم اور دریائے گومل کے درمیان واقع	3513 میٹر	- وافر مقدار میں معدنی ذخائر جیسے چکنی مٹی۔ - کم بارش کی وجہ سے نہاتات کی کمی - کرم ڈیم آبپاشی کے لیے پانی مہیا کرتا ہے۔	- ٹوچی پاس بنوں اور غزنی کو جوڑتا ہے۔
کوہ سلیمان	جنوبی پنجاب میں دریائے سندھ کا مغرب	3383 میٹر	- چوٹے کے پتھر - پرت دار سلینی پتھر (شیل) اور ریت کے پتھر کے ذخائر - سب سے اونچی چوٹی تخت سلیمان ہے۔	- پنجاب میں بلوچستان سطح مرتفع اور دریائے سندھ کے درمیان سرحد بناتا ہے۔ - بولان پاس کچی بکھی کے میدان کو کوئٹہ سے ملاتا ہے۔
کیرتھر کی پہاڑیاں	سندھ میں دریائے سندھ کا مغرب	2174 میٹر	- کیرتھر پہاڑیوں کا پانی - جھاڑیوں کے انواع و اقسام - دریائے حب اور لیاری، کیرتھر سے بہتے ہیں۔	- سندھ کے میدانی اور بلوچستان کی سطح مرتفع کے درمیان سرحد

اساتذہ کے لئے نوٹ: طالب علموں کو شمالی پہاڑوں سے متعلق ایک حقائق کی رپورٹ تیار کرنے کے لئے کہیں۔ طلباء یہ معلومات آن لائن، کتابوں سے، یا ماہرین کا انٹرویو کر کے حاصل کر سکتے ہیں۔



مغربی پہاڑوں میں اقتصادی سرگرمیاں اور طرز زندگی

مغربی پہاڑی سلسلوں کی زمین ناہموار ہے اور بڑی حد تک قدرتی پودوں سے خالی ہے۔ زیادہ تر آبادی چھوٹے قصبوں اور دیہی علاقوں میں گزر بسر اور خانہ بدوش طرز زندگی گزارتی ہے۔ آبادی کی کثافت ۱۰۰ افراد فی کلومیٹر مربع سے کم ہے۔ ناہموار علاقے کی وجہ سے مغربی پہاڑوں کی اکثریت میں نہری آبپاشی قابل عمل نہیں ہے۔ یہاں بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کا فقدان ہے، بشمول مسافر بردار ٹرینیں، تارکول کی بنی سڑکیں اور ہوائی روابط شامل ہیں۔ مثال کے طور پر، پشاور اور کوہاٹ جیسے بڑے شہری مراکز کی سڑکوں اور ریلوے کے ذریعے قابل رسائی ہیں اور ملک سے منسلک ہیں۔ اگرچہ یہاں معدنی وسائل وافر مقدار میں موجود ہیں لیکن کٹھن زمینی ساخت کی وجہ سے انہیں نکالا نہیں جاسکا۔

سوچ کو وسعت دیں۔

اخبار کا تراش پڑھیں اور نیچے دیے گئے سوالات کے جواب دیں۔

پہاڑوں میں فوڈ سیکوریٹی، 9 دسمبر 2009 کو ڈان اخبار میں شائع کردہ نشر پارہ۔

پہاڑوں میں خوراک کا مسئلہ سنگین تر ہو تا جا رہا ہے۔ سخت آب و ہوا اور مشکل زمینی راستے سیاسی و سماجی پسماندگی کے ساتھ مل کر پہاڑی لوگوں کو خوراک کی کمی کا شکار بنا دیتی ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں مقامی کھانوں اور روایتی زرعی طریقوں کے بارے میں مقامی علم ختم ہو رہا ہے اور زرعی تنوع کے ساتھ ساتھ پیداواری صلاحیت بھی کم ہو رہی ہے، جس سے پہاڑی لوگوں کی کمزوری میں مزید اضافہ ہو رہا ہے۔ فوڈ اینڈ ایگریکلچر آرگنائزیشن (ایف اے او) کا کہنا ہے کہ دنیا بھر میں کھانے پینے کی اشیاء کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں اور دور دراز کے پہاڑی علاقوں میں نقل و حمل کے اخراجات میں اضافے کا مطلب ہے کہ پہاڑی لوگ اپنی خوراک کے لیے زیادہ قیمت ادا کریں۔

پہاڑوں میں فوڈ سیکوریٹی، 9 دسمبر 2009 کو ڈان اخبار میں شائع کردہ نشر پارہ۔

- 1- پہاڑوں میں سخت آب و ہوا اور کٹھن علاقے وہاں کے رہنے والے لوگوں کی زندگیوں کو کیسے متاثر کرتے ہیں؟
- 2- مقامی کھانوں اور روایتی زرعی طریقوں کے بارے میں مقامی معلومات کی کمی پہاڑی لوگوں کی زندگیوں کو کیسے متاثر کر رہی ہے؟
- 3- پہاڑی برادریوں کو بھوک کے مسئلے سے نمٹنے میں مدد کے لیے کچھ حل تجویز کریں؟

3- سطح مرتفع بلوچستان

سطح مرتفع بلوچستان، پاکستان کے جنوب مغربی نصف حصے کی تشکیل کرتا ہے۔ اس کی سرحد شمال میں ہندو کش پہاڑوں، جنوب میں بحیرہ عرب اور مغرب میں ایرانی سرحد سے ملتی ہے۔ سطح مرتفع کی خاصیت اس کی اومچائی کی حدود (۶۰۰-۳۰۰ میٹر) ہے، جس کا کل رقبہ 347,190 مربع کلومیٹر پھیلا ہوا ہے۔ بلوچستان میں خشک آب و ہوا ہے، جس میں اوسطاً 250 ملی میٹر (10 انچ) سے کم سالانہ بارش ہوتی ہے۔ بلوچستان کے سطح مرتفع کی الگ الگ ٹیوگرافی کی نشاندہی اس طرح کی گئی ہے:

i. شمالی بلوچستان کے طاس (ٹین)

ٹوبا کڑ اور کوہ سلیمان کے سلسلوں کے درمیان، متعدد نشیبی علاقے پائے جاتے ہیں۔ جن کی نشاندہی ٹوب اور لورالائی طاس کے طور پر کی جاتی ہے۔ وادی کوئٹہ لورالائی کے طاس کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔

ii. مغربی بلوچستان کے طاس (ٹین)

مغربی طاس کئی پہاڑی سلسلوں جیسے چاغی کی پہاڑیوں، سیاہن اور وسطی مکران کے درمیان پائے جاتے ہیں۔ بلوچستان میں اندرون زمین نکاسی آب ہے۔ طاسوں میں جمع شدہ بارش کا پانی دریاؤں اور ندیوں میں گرتا ہے جو یاقوت زمین میں جذب ہو جاتا ہے۔ یہ عارضی جھیلیں بناتا ہے جنہیں ہامون کہتے ہیں، اور ان میں نمک کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ سب سے بڑا ہامون خاران کے صحرائے پائاجا ہے۔

iii. پہاڑی سلسلے

بلوچستان کے سطح مرتفع میں پائے جانے والے پہاڑی سلسلے بنجر ہیں اور کاشت کاری کے لئے ناموافق ہیں۔ تاہم، ان سلسلوں میں کوئلے، سونے، تانبے اور گندھک کے وسیع ذخائر موجود ہیں۔ ان حدود میں شامل ہیں:

وسطی براہوئی سلسلہ	ٹوبہ کاکڑ سلسلہ	حالا سلسلہ
مکران کا ساحلی سلسلہ	سیہان سلسلہ	ماس کوہ سلسلہ

iv. ساحلی علاقے

بلوچستان کے سطح مرتفع کے ساحلی علاقوں کو مشرقی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جس میں لسبیلہ کامیدان اور مکران کے ساحل پر مشتمل مغربی حدود شامل ہیں اور اس کا ساحلی میدان سمندر میں زمین کے انضمام سے بنتا ہے۔ کچھ اہم ساحلی دریا ہیں جیسے جب، بنگول، پورالی اور دشت جو بحیرہ عرب میں گرتے ہیں۔

قدرتی اور اقتصادی وسائل

بلوچستان کی سطح مرتفع قدرتی وسائل سے مالا مال ہے جو درج ذیل ہیں:

۲. آبی وسائل

بلوچستان میں آبی وسائل محدود اور غیر مساوی طور پر تقسیم ہیں۔ پانی کا کوئی بڑا ذریعہ نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو سال بھر مسلسل پانی کی قلت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پانی کے اہم ذرائع سطحی پانی، زیر زمین پانی کے آبی ذخائر اور چشموں کی شکل میں ہیں۔ کاریزوں کا نظام آبپاشی میں مدد کرتا ہے۔ تاہم، زیادہ پانی نکالنے کی وجہ سے زیر زمین پانی کم ہو رہا ہے۔

طلباء کو مطلع کریں کہ طاس (ٹین) زمین کا ایک بڑا نشیبی علاقہ (ڈونگنا علاقہ) ہوتا ہے جو نیالے کی شکل میں اونچی زمین سے گھرا ہوتا ہے۔ بلوچستان کے طاس وقت کے ساتھ آس پاس کے پہاڑوں اور پہاڑیوں کے کنارے تشکیل پاتے ہیں۔ ان کا سمندر تک جانے کا کوئی راستہ نہیں ہوتا۔



۲ معدنیات

بلوچستان معدنی دولت سے مالا مال ہے جو ممکنہ طور پر اہم ہے لیکن پھر بھی یہ بلوچستان کی معیشت میں ایک کم ترقی یافتہ شعبہ ہے۔ صوبائی معدنیات شماری کی رپورٹ 2017 کے مطابق، صوبے میں موجود پچاس دیکارڈ شدہ معدنی وسائل میں سے اکتیس کو نکالنے سے سالانہ آمدنی تقریباً 4 ارب روپے ہوتی ہے۔ سب سے اہم معدنیات گیس، کوئلہ، تانبہ، سرسہ اور سونا ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

بلوچستان: ایک تجارتی راہداری

گوادر بندر گاہ بین الاقوامی نقل و حمل اور تجارت کا مرکز بن سکتی ہے کیونکہ یہ زمین بند افغانستان اور وسطی ایشیاء کے لیے بحیرہ عرب تک رسائی فراہم کرتی ہے۔ گوادر کو وسطی ایشیائی خطوں کے ساتھ مستقبل کی تجارتی راہداری کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ گوادر بندر گاہ سے سامان زمینی راستوں کے ذریعے افغانستان، تاجکستان، ازبکستان، ترکمانستان اور وسطی ایشیاء تک پہنچایا جاسکتا ہے۔ اس کو ممکن بنانے کے لیے گوادر کو افغانستان اور ایران سے ملانے کے لیے سڑکوں اور ریلوے کا جال بچھایا جا رہا ہے۔ افغانستان اور ایران کی سرحدوں پر راہداریاں کھولنے کے منصوبے پر بھی عمل درآمد جاری ہے۔ اسی طرح کی پیشرفت کے ساتھ، بلوچستان افغانستان اور ایران کے پڑوسی ممالک کے لیے گزر گاہ اور وسطی ایشیاء میں تجارتی راہداری کے طور پر کام کر سکتا ہے۔

۲ زراعت

الف۔ پھل اور سبزیوں کی پیداوار

بلوچستان میں فصل کے دو موسم ہوتے ہیں: خریف (موسم گرما) اور ربیع (موسم سرما) کو کہا جاتا ہے۔ خریف کی فصلوں میں چاول، جوار، کئی، پیاز، آلو، خربوزہ، مرچیں، تمباکو اور گنا شامل ہیں۔ خریف کی سبزیوں میں بھنڈی، شڈ، اینکین، کرلا، کدو، خریف کے ٹماٹر اور کھیر شامل ہیں۔ ربیع کی فصلوں میں گندم، جو، تلی اور سرسوں کے بیج، ہذیرہ، چنا اور سورج مکھی شامل ہیں۔ ربیع کی سبزیوں میں گو بھی، گاجر، بند گو بھی، مٹر، مولی، شلجم، پالک، چغندر کی جڑ اور ربیع ٹماٹر شامل ہیں۔ اہم پھلوں میں بادام، سیب، خوبانی، انگور، آڑو، بیر، انار، چیری، کھجور، کیلے، آم، چیکو، مہیتا اور ناریل شامل ہیں۔

ب۔ سائی گیری

بلوچستان کا مائی گیری کا شعبہ نمایاں طور پر ترقی کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، لیکن اسے مزید معاون بنیادی ڈھانچے اور خدمات کی ضرورت ہے۔ اہم پھلیاں تونا، سارڈین، سرمئی وغیرہ ہیں۔ اس کی ساحلی پٹی پاکستان کی کل ساحلی پٹی کا ۱۰٪ ہے، لیکن یہ ملک کی لینڈ کیچ (مچھلی کو ساحل تک لانے کا عمل) کا صرف ۰.۲٪ ہے۔ یہ صورتحال گوادر، اور مارا اور پسٹی کی بندر گاہوں پر معاون بنیادی ڈھانچے اور خدمات کی کمی کے ساتھ ساتھ، جدید پروسیسنگ کی سہولیات کی کمی کی وجہ سے ہے۔ ساحلی شاہراہ اور گوادر بندر گاہ کی ترقی کو مربوط کرنے سے سائی گیری کے شعبے اور مقامی معیشت کی ترقی کو فروغ ملنے کی امید ہے۔

ج۔ مویشی

بلوچستان مویشیوں کے وسائل سے الامال ہے، تقریباً 70 فیصد آبادی بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر مویشی پالنے کی سرگرمیوں سے وابستہ ہے۔ مویشی، اونٹ اور مرغی جیسے جانور روایتی طور پر دودھ اور گوشت کی گھریلو ضروریات پوری کرنے کے لیے رکھے جاتے ہیں۔ بلوچستان کی مویشیوں سے بنی مصنوعات میں چمڑے، قالین اور دواسازی کی صنعتیں اہمیت کی حامل ہیں۔ مویشیوں کی ترقی پر توجہ، صوبے میں غربت کے خاتمے کی حکمت عملی کے لیے اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ بنیادی ڈھانچے، خدمات اور تربیت میں سرمایہ کاری کر کے، حکومت مویشی پالنے والوں کو ان کی پیداواری صلاحیت اور آمدنی بڑھانے میں مدد کر سکتی ہے۔



گوادر پورٹ، سی پیک منصوبے کا ایک حصہ

4۔ پوٹھوہار سطح مرتفع اور کوہ نمک (سارلٹ ریجن)

پوٹھوہار سطح مرتفع اور کوہ نمک اسلام آباد کے جنوب میں اور دریائے سندھ اور دریائے جہلم کے درمیان میں واقع ہے۔ مسلسل کشادگی وجہ سے اس کا ارضی منظر بدل رہا ہے۔ پوٹھوہار سطح مرتفع اور نمک کے پہاڑی سلسلوں میں جیسم، چونامتر، ماربل، ڈولومائٹ کوئلہ اور تیل جیسے معدنیات کے بھرپور ذخائر موجود ہیں۔ اس علاقے میں متعدد تیل اور گیس کے میدان قائم کیے گئے ہیں جیسے کہ انک آئل ریفائنری، کاشیکاری کا انحصار قدرتی بارش پر ہوتا ہے اسی وجہ سے اس علاقے کو بارانی (rainfed) کہا جاتا ہے قدرتی نباتات خشک معتدل جنگل پر مشتمل ہے، جس میں پت جھڑ اور سدابہار درخت اور جھاڑیاں شامل ہیں۔

پوٹھوہار کا قدرتی جغرافیہ اور نکاسی کی خصوصیات

پوٹھوہار سطح مرتفع اپنی کٹی ہوئی اور ناقص زمین کی وجہ سے ایک خراب زمین کا جغرافیہ (ٹوپو گرافی) پیش کرتا ہے۔ دریائے سوان آن آبی میدانوں کی تشکیل کرتا ہے، جو ذریعے طور پر پیداواری ہیں۔

i. ناہموار اور پسماندہ پہاڑیاں

ایسی پہاڑیاں بے پانی اور تیز چلنے والی ہواؤں کے ذریعے نرم چٹان کے کٹاؤ سے بنتی ہیں۔ کالا چٹا اور خیری پوٹھوہار سطح مرتفع کی اہم پسماندہ اور ناہموار پہاڑیاں ہیں۔

ii. ناقص زمین

پہاڑی تعمیر کے عمل کے دوران، زمین کمزور ہوتی ہے اور دراڑیں پڑ جاتی ہیں۔

iii. گرت اور گراوٹ

یہ اس وقت بنتی ہیں جب نرم چٹانیں پانی سے کٹ جاتی ہیں اور ہلکی مٹی کو اٹا دیتی ہے، جس کی بنا پر دباؤ اور گرت پیدا ہوتا ہے۔

iv. گھاٹیاں

گھاٹیاں صاف پانی کے کٹاؤ سے پیدا ہونے والی نہریں ہیں۔ یہ خاص طور پر برسات کے موسم میں بہتے ہوئے پانی کو ساتھ لے جاتے ہیں۔



پوٹھوہار سطح مرتفع کی بیڈ لینڈ ٹوپو گرافی (دریائے سوان کے کنارے پر والا قلعہ)

کوہ نمک (سالٹ رینج)

سالٹ رینج اسلام آباد سے ۶۰ کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ کوہ نمک متوازی پہاڑیاں ہیں جن کی اوسط اونچائی 750 سے 900 میٹر کے درمیان ہے اور یہ کھیوڑہ کے مقام پر واقع ہے۔ یہ علاقہ معدنی ذخائر جیسے چس، چٹانی نمک اور چونپتھر سے مالا مال ہے۔ نمک کی پہاڑیاں ٹوٹی ہوئی اور سختہ حال زمین پر مشتمل ہوتی ہیں، جو دریائوں کی وجہ سے ختم ہو جاتی ہیں۔ یہاں مشہور کلر کبار جھیل اور ساکسر چوٹی جو ۵۲، ۱ میٹر بلندی کے ساتھ کوہ نمک کی سب سے اونچی چوٹی ہے۔ کوہ نمک کے اہم اضلاع جہلم، میانوالی اور چکوال ہیں۔

5۔ سندھ کامیدان

دریائے سندھ کامیدان دریائے سندھ اور اس کی مشرقی اور مغربی معاون دریاؤں سے تشکیل پاتا ہے جیسا کہ جدول میں دکھایا گیا ہے۔

مغربی معاون دریا	مشرقی معاون دریا
1۔ دریائے شیوک	1۔ دریائے جہلم
2۔ دریائے گلگت	2۔ دریائے چناب
3۔ دریائے کابل	3۔ دریائے راوی
4۔ دریائے کرم	4۔ دریائے ستلج
5۔ دریائے گول	5۔ دریائے بیاس (ستلج کی معاون ندی)

دریائے سندھ کے میدان کی قدرتی جغرافیائی خصوصیات

سندھ کامیدان دریائے سندھ کی آبکاری سے تشکیل پاتا ہے۔ اسے تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے یعنی:

(i) دریائے سندھ کا بالائی میدان (ii) دریائے سندھ کا زیریں میدان (iii) دریائے سندھ کا پلانی میدان

جغرافیائی خصوصیات اور ان کی اہمیت درج ذیل میں زیر بحث ہے:

فعال سیلابی میدان:

یہ زمین کی ایک تنگ بٹی ہے جس میں دریائے راوی کے جنوبی نصف حصے کے علاوہ تقریباً تمام دریا کے دونوں طرف بھرپور آبی ذخائر ہیں۔ فعال سیلابی علاقے میں تقریباً ہر سال باقاعدگی سے سیلاب آتا ہے۔ دریائے راوی کا فعال سیلابی میدانی علاقہ ۴۰ کلو میٹر چوڑا ہے جو اسے زرعی سرگرمیوں جیسے فصلوں کی کاشت، پھل کی پیدوار وغیرہ کے لیے اہم بناتا ہے۔ کٹاؤ سے بننے والے فعال سیلابی میدان میں دیگر خصوصیات جیسے گھاؤدار اور آسپ جھیلیں ہیں۔

پرانا سیلابی میدان:

پرانا سیلابی میدان ایک اونچا، ہموار علاقہ ہے جو کبھی دریائے سندھ کا تھما تھا۔ یہ وہ علاقہ ہے جو فعال سیلابی میدان

اور جستی چشمتیں (زر خیز اونچے میدان) کے درمیان واقع ہو۔ پرانے سیلابی میدان زرعی سرگرمیوں کے لیے

انتہائی مفید اور قیمتی ہیں، یہ خوراک، سیلاب پر قابو پانے، ہائکس اور تفریح فراہم کرتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

دو آب: دو آب سے مراد دو دریاؤں کے

درمیان واقع زمین کا ایک حصہ ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

یہ چٹے اور اونچے میدان ہوتے ہیں جو دریاؤں یا دو آب کے درمیان مختلف بلندی پر پائے جاتے ہیں۔ جستی چیتوں میں باری دو آب، نیلی بار، چند دو آب میں مسندل اور چان دو آب میں کرانا بار ہیں۔ تعمیر، بستیوں اور دیگر صنعتی اور کاروباری سرگرمیوں کے لیے ہموار زمین کی دستیابی کی وجہ سے دو آب آبادی کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

پیڈ مونٹ کے میدانی علاقے:

یہ میدانی علاقے دریا کے پہاڑوں سے نکلنے ہی بنتے ہیں۔ یہ میدانی علاقے زرعی طور پر پیداواری ہیں۔ پیڈ مونٹ کے میدانی علاقے ہمالیائی پہاڑی سلسلوں کیرتھر، سلیمان اور شوالک کے دامن میں واقع ہیں۔

سمندری ڈیلٹا:

اسے سندھ کا ڈیلٹا بھی کہا جاتا ہے اور یہ ٹھٹھہ کے جنوب میں واقع ہے۔ یہ ایک ٹکون نما شکل میں ہے اور اس میں دریائے سندھ سے نکلی ہوئی ندیاں ہیں۔

کوٹسا (ڈھلان):

کوٹسا یا ڈھلان زیریں سندھ کے میدانی علاقے کی اہم خصوصیات ہے۔ یہ چونے کے پتھر کی چٹانیں ہوتی ہیں، جو ایک طرف سے تھوڑی اونچی ہوتی ہیں مگر دوسری طرف سے ڈھلان ہوتی ہے۔ جیسے روہڑی کوٹسا اور گنجو ٹکر، حیدر آباد۔ یہ کوٹسا بیراجوں کی تعمیر کے لیے مضبوط بنیاد فراہم کرتے ہیں، جو آبپاشی اور مانی گیری کے مقاصد کے لیے پانی کو ذخیرہ کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔



پنجاب کے سیراب میدانی علاقے

سندھ کے میدانی علاقوں میں اقتصادی سرگرمیاں

سندھ کا میدانی علاقہ کئی وجوہات کی بناء پر پاکستان کا اچھا پیداواری خطہ ہے۔ زرخیز مٹی اور ترقی یافتہ آبپاشی کے نظام کے ذریعے پانی کی وافر فراہمی اسے زرعی سرگرمیوں کے لیے مثالی بناتی ہے۔ ہموار زمین اور نکاسی آب کی دستیابی اسے آباد کاری کی ترقی کے لیے بھی مثالی بناتی ہے۔ وسیع معدنی ذخائر کی موجودگی، ہوائی، ریلوے اور سڑکوں کے نقل و حمل کے نیٹ ورک کی وجہ سے صنعت کاری کو وسعت ملتی ہے۔ اہم شہری مراکز لاہور، سیالکوٹ، فیصل آباد اور گوجرانوالہ ہیں۔

6۔ صحرائی علاقے

پاکستان میں وسیع اور گرم صحرائیں ہیں۔ یہ تین مقامات پر واقع ہیں۔

(الف) صحرائے قحط، دریائے سندھ اور دریائے جہلم کے درمیان واقع ہے۔ اسے سندھ ساگر دو آب بھی کہا جاتا ہے۔

(ب) پاکستان کے جنوب مشرق میں صحرائے تھر، صوبہ سندھ میں واقع ہے۔ اس کے مزید تین اہم صحرائی علاقے ہیں:

• چولستان • نارا • تھر پارکر

(ج) صحرائے خامان ایکسٹریٹ اور پہاڑی صحرا ہے جو پاکستان کے جنوب مغربی صوبہ بلوچستان میں واقع ہے۔

تیز ہواؤں کی وجہ سے ریگستانوں کا منظر بدلتا رہتا ہے۔ ریگستانی علاقوں کی سب سے اہم خصوصیات ریت کے ٹیلے، غیر منقسم زمین، ریتلے میدان یا مٹی پٹی، صاف چٹانیں، پانی کی کمی کی وجہ سے خشک مٹی، شدید گرمی اور موسمی عمل کی وجہ سے چٹانوں میں دراڑیں شامل ہیں۔ گرم آب و ہوا، بارشوں کی کمی اور تیز ہوائیں صحرائی علاقوں کو رہنے کے لیے ایک مشکل جگہ بنادیتی ہیں، کیونکہ یہ زندگی کو برقرار رکھنے والی تمام بنیادی سرگرمیوں جیسے کاشتکاری وغیرہ میں رکاوٹ ہوتی ہیں۔ صحرائی علاقوں میں قدرتی نباتات جھاڑیوں، کیکنس، جڑی بوٹیوں اور چند گھاسوں کا مرکب ہے۔ تھر کے ایک بڑے حصے میں پانی کی دستیابی سکھ بیراج کی ذیلی نہروں کے ذریعے ممکن ہوئی، جنہوں نے یہ علاقہ کھیتی باڑی کے قابل زمین میں تبدیل کر دیا ہے۔



صحرائے تھر

پاکستان کے صحرائی علاقوں کی اقتصادی صلاحیت

صحرائی علاقے معدنی ذخائر اور خام ایندھن جیسے کوئلہ، تیل اور گیس سے مالا مال ہیں۔ یہ معدنی ذخائر پاکستان کی معیشت کی ترقی میں اہم کردار ادا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر چولستان کا صحرائی علاقہ (ایک قسم کا کوئلہ)، جہلم اور سیلکاریت سے مالا مال ہے۔ مزید یہ کہ صحرائے تھر میں کوئلے کے ذخائر کو بجلی پیدا کرنے کے لیے استعمال، اور خام لوہے کے ذخائر کو اسٹیل بنانے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔



صحرائے تھر میں کوئلہ



صحرائے تھر میں کان کنی کے مقام پر کام کرنے والے ڈمپر

ہم نے کیا سیکھا

- ۶ پاکستان کی قدرتی پٹو گرافی (قدرتی جغرافیہ) پہاڑوں، صحراؤں، میدانوں اور ساحلوں کے ساتھ متنوع ہے۔
- ۶ شمالی پہاڑی علاقے میں دنیا کے کچھ بلند ترین پہاڑ پائے جاتے ہیں، جن میں قراقرم، ہمالیہ اور کوہ ہندو کش کے پہاڑی سلسلے شامل ہیں۔
- ۶ دریائے سندھ کا میدان ایک وسیع زرخیز خطہ ہے۔
- ۶ دریائے سندھ صدیوں سے آبپاشی اور پینے کے لیے پانی کا ذریعہ رہا ہے اور یہ نقل و حمل کے لیے بھی اہم راستہ ہے۔
- ۶ پاکستان میں قابل تجدید توانائی (renewable energy) اور سیاحت کی ترقی کی بیش بہا صلاحیت موجود ہے۔
- ۶ صحرائی علاقے خام ایندھن جیسے معدنی ذخائر سے مالا مال ہیں۔

مشق

سوال نمبر: مندرجہ ذیل سوالات کے چار کثیر الانتخابی جوابات دیئے گئے ہیں ان میں سے صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

- ۱۔ مندرجہ ذیل میں سے پاکستان کی بلند ترین پہاڑی چوٹی کون سی ہے؟
الف۔ K2 ب۔ نانگا پربت ج۔ ترچہ میر د۔ کلر کہار
- ۲۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سا پہاڑی سلسلہ شمال مغربی پاکستان میں واقع ہے؟
الف۔ ہمالیہ ب۔ ہندو ج۔ قراقرم د۔ کیرتھر
- ۳۔ قراقرم پہاڑوں کی اوسط بلندی کتنی ہے؟
الف۔ ۳۰۰۰ میٹر ب۔ ۵۰۰۰ میٹر ج۔ ۶۰۰۰ میٹر د۔ ۷۰۰۰ میٹر
- ۴۔ پاکستان کا کتنا فیصد رقبہ پہاڑوں سے ڈھکا ہوا ہے؟
الف۔ ۲۵% ب۔ ۳۳% ج۔ ۵۰% د۔ ۶۶%
- ۵۔ مندرجہ ذیل میں سے وہ کون سی عارضی جھیل ہے جو بارش کے موسم میں بلوچستان کے سطح مرتفع میں بنتی ہے؟
الف۔ ثروپ طاس ب۔ لورالائی طاس ج۔ ہامون د۔ وادی کوئٹہ
- ۶۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سی پوٹھوہار سطح مرتفع کی خصوصیت نہیں ہے؟
الف۔ خراب زمین کا جغرافیہ ب۔ ناہموار اور پسماندہ پہاڑیاں ج۔ خراب زمین د۔ گھنے جنگلات
- ۷۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سا معدنی ذخیرہ ہے جو سالت رنچ میں پایا جاتا ہے؟
الف۔ جہم ب۔ چٹائی نمک ج۔ پونا پتھر د۔ کوئلہ

۸۔ درج ذیل میں سے کون سا میدان سندھ کی خصوصیت نہیں ہے؟

الف۔ فعال سیلابی میدان ب۔ پرانے سیلابی میدان ج۔ جستی چیتیں د۔ گھنے جنگلات

۹۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سی کوئٹا کی ایک قسم ہے جو سندھ کے نچلے میدان میں پائی جاتی ہے؟

الف۔ روہڑی کوئٹا ب۔ گنجوئکر ج۔ دونوں د۔ کوئی نہیں

۱۰۔ صحرائے چولستان میں درج ذیل میں سے کون سا معدنی ذخیرہ پایا جاتا ہے؟

الف۔ لگنائٹ ب۔ چسپم ج۔ سلکیڈیت د۔ ساریل

سوال نمبر ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

۱۔ پوٹھوہار سطح مرتفع کی جغرافیائی خصوصیات کی وضاحت کریں؟

۲۔ شمالی اور مغربی پہاڑوں میں واقع اہم گزرگاہوں کی شناخت کریں۔

۳۔ کوہ نمک کے مقام اور جغرافیہ کی وضاحت کریں۔

۴۔ سندھ کامیدانی علاقہ پاکستان کا پیداواری خطہ کیوں ہے؟

۵۔ دریائے سندھ کے مشرقی اور مغربی معاون دریا کون سے ہیں؟

۶۔ اندرون ملک نکاسی آب سے کیا مراد ہے؟ مثالیں دیں۔

۷۔ درج ذیل پر مختصر نوٹ لکھیں۔

الف۔ بلوچستان میں ماہی گیری ب۔ بلوچستان میں غلبانی

سوال نمبر ۳: درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جواب دیں۔

۱۔ ان ریگستانوں میں دستیاب مختلف قدرتی وسائل اور مقامی لوگوں کی زندگیوں کو بہتر بنانے اور ان کا مستقل فائدہ اٹھانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کریں۔

۲۔ شمالی پہاڑوں کی قدرتی پودوں کی وضاحت کریں؟

۳۔ وضاحت کریں کہ بلوچستان کی سطح مرتفع کی خصوصیات پوٹھوہار سطح مرتفع سے کیسے مختلف ہیں؟ مثالیں دیں۔

۴۔ شمالی پہاڑوں اور مغربی پہاڑوں کے درمیان فرق بیان کریں۔

۵۔ مثالوں کے ساتھ پاکستان کے صحرائوں کی وضاحت کریں۔ نیز پاکستان کے لیے صحرائی علاقوں کی اقتصادی صلاحیت کی بھی وضاحت کریں۔

باخبر آراء کی تشکیل

مستقبل میں بلوچستان سطح مرتفع کی ترقی کے کے امکانات پر جماعت میں تبصرے کے لیے استاد درج ذیل سوالات پوچھ سکتے ہیں۔

۱. بلوچستان کی سطح مرتفع میں ترقی کے لیے مناسب طریقوں کی نشاندہی کریں؟
۲. بلوچستان کے سطح مرتفع میں ترقی کو فروغ دینے کے لیے کچھ مخصوص منصوبے یا اقدامات کیا ہو سکتے ہیں؟

سرگرمی

”پاکستان کی قدرتی جغرافیہ: مستقبل کی ترقی اور پائیداری کے لیے عمل انگیز“

طلباء سے کہیں کہ وہ اپنی تجاویز تیار کریں اور اپنی ان تجاویز کو جوں کے پھیل، جیسے اساتذہ، ماحولیاتی ماہرین، یا کاروباری رہنماؤں کے سامنے پیش کریں۔ جج منصوبے کے ممکنہ فوائد، نفاذ اور کارآمد ہونے کی بنیاد پر اس کا جائزہ لیں۔

لغت

- صحرا: خشکی کا ایک بخر علاقہ۔
- میدان: زمین کا ایک بڑا، چپٹا علاقہ۔
- سطح مرتفع: زمین کا بڑا، چپٹا قہ جو آس پاس کی زمین سے اونچا ہو۔
- ساحل: سمندر یا سمندر کا وہ کنارہ جہاں یہ زمین سے ملتا ہے۔
- ڈیلٹا: وہ علاقہ جہاں دریا سمندر میں بہتا ہے، اور دریا کی پانی درگوں کی صورت میں سمندر میں شامل ہو جاتا ہے۔
- درہ: پہاڑوں میں سے ایک تنگ راستہ۔

استاد کی مدد سے، اس باب میں شامل وہ الفاظ کو آپ کو مشکل لگتے ہیں ان کی فہرست بنائیں اور معنی لکھیں۔
